حضرت جبرائیل علیہ السلام کا حلیہ مبارک

ازقلم:

احمد رضا مغل

متخصص فی الحدیث

حضرت جبرائیل علیہ السّلام اللہ پاک کے مشہور فرشتے ہیں جو مختلف انبیائے کرام علیہم السّلام کے پاس وحی لے کر آتے رہے جبکہ سب سے زیادہ رحمتِ عالَم صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔آپ کے مبارک نام سے متعلق بعض علما نے 9 جبکہ بعض نے 14 لُغات بیان فرمائی ہیں ، مثلًا : (1)جِبْرِیْل (2)جَبْرِیْل (3)جَبْرَئِلّ (4)جِبْرَائِیْل (5)جِبْرَاپِیْل (6)جِبْرَئِیْل (7)جَبْرَئِل (8)جِبْرِیْن (9)جَبْرِیْن۔ جبریل کا معنی عبدُاللہ (اللہ کا بندہ) ہے جبکہ فرشتوں کے درمیان آپ ''خادِمُ رَبِّہٖ یعنی اپنے رب کا خادم'' کے لقب سے مشہور ہیں۔آپ علیہ السّلام کے القابات اَمِیْنُ الْوَحْیِ ، خَازِنُ الْقُدُس ، اَلرُّوحُ الْاَمِیْن ، رُوحُ الْقُدُس ، اَلنَّامُوْسُ الْاَکْبَر اور طَاؤُوْسُ الْمَلَائِکَۃ وغیرہ ہیں۔(نسیم الریاض ، ج1 ص 133 ، الحبائک فی اخبار الملائک ، ص19 ، شرح ابو داوٗد للعینی ، ج 2 ص 238 ، عمدۃ القاری ، ج10 ص 589)

امام عمر بن علی حنبلی رَحمۃُ اللہ علیہ لکھتے ہیں : حضرت جبریل امین علیہ السَّلام حضرت آدم علیہ السَّلام کے پاس 12 مرتبہ تشریف لائے حضرت ادریس علیہ السَّلام کے پاس 4 مرتبہ آئے حضرت نُوح علیہ السَّلام کے پاس 50 مرتبہ آئے حضرت ابراہیم علیہ السَّلام کے پاس 42 مرتبہ آئے حضرت موسیٰ علیہ السَّلام کے پاس 400 مرتبہ آئے مگر پیارے آقا، محبوبِ خُدا، امامُ الانبیا صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں (12 مرتبہ نہیں ، 20 مرتبہ نہیں ، 50 مرتبہ نہیں ، 2 ، 4 سو مرتبہ نہیں ، ہزار ، 2 ہزار مرتبہ نہیں بلکہ) حضرت جبریل امین علیہ السَّلام میرے آقا صَلَّی اللہ عَلَیۡہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی خِدمت میں 24 ہزار مرتبہ حاضِر ہوئے۔ (اللباب فی علوم الکتاب ، پارہ : 19 ، الشعراء ، زیرِ آیت : 192 ، جلد 15 ، ص 79 ملتقطًا۔)

صحابی رسول حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کو یہ بھی شرف حاصل ہے کہ جبرائیل علیہ السلام اکثر ان کی شکل میں تشریف لاتے تھے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: كان جبريل يأتي النبي صلى الله عليه وسلم في صورة دحية الكلبي یعنی حضرت جبرائیل علیہ السلام حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے پاس حضرت دحیہ کلبی رضی اللّٰہ عنہ کی صورت میں آتے تھے (مسند احمد ج10 ص2)

ابو عثمان نے بیان کیا کہ مجھے یہ بات معلوم کرائی گئ کہ جبرائیل علیہ السلام ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے باتیں کرتے رہے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا بیٹھی ہوئی تھیں۔ جب جبرائیل علیہ السلام چلے گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا: معلوم ہے یہ کون صاحب تھے؟ یا ایسے ہی الفاظ ارشاد فرمائے۔ ابو عثمان نے بیان کیا کہ ام سلمہ نے جواب دیا کہ یہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ تھے۔ ام سلمہ نے بیان کیا اللہ کی قسم میں سمجھ بیٹھی تھی کہ وہ دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ ہیں۔ آخر جب میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ سنا جس میں آپ جبرائیل علیہ السلام (کی آمد) کی خبر دے رہے تھے تو میں سمجھی کہ وہ جبرائیل علیہ السلام ہی تھے۔ (صحیح البخاری ،کتاب المناقب ، رقم الحدیث 3633)

امام بخاری رحمۃاللہ علیہ نے مذکورہ روایت میں فرشتہ وحی کے آنے کی کیفیت کو بیان کیا ہے کہ وہ بعض اوقات انسانی شکل میں آتے تھے واللہ اعلم۔

(فتح الباری ج9 ص8)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: كان جبريل يأتيني على صورة دحية الكلبي وكان دحية رجلا جميلا

''جبریل میرے پاس دحیہ کلبی کی صورت میں آتے ہیں اور دحیہ خوبصورت آدمی ہیں۔'' (طبرانی کبیر ، رقم الحدیث 758)

فرشتے کا انسانی شکل میں آپ پر وحی لانا جس کا مذکورہ حدیث میں بھی ذکر ہے۔ ایسے مواقع پر حضرت جبرائیل علیہ السلام عموما مشہور صحابی حضرت دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کی شکل میں آتے تھے۔ بعض دفعہ کسی دوسرے انسان کی شکل میں بھی آ جاتے تھے جیسے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام ایک اجنبی کی صورت میں آئے۔ دیکھیے: (صحیح مسلم، کتاب الایمان، رقم الحدیث 7)

حضرت جبرائیل علیہ السلام کسی بھی نبی کے سامنے اپنی اصلی صورت میں نہیں گئے۔ بلکہ کسی نہ کسی کی شکل میں جایا کرتے تھے۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے ان کے اندر اتنی نور کی تابشیں اور تابناکی رکھی تھی کہ کسی بھی نبی نے ان کو ان کی اصلی صورت میں نہیں دیکھا۔ لیکن احادیث میں آتا ہے کہ ہمارے پیارے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے جبریل کو دو مرتبہ ان کی اصلی صورت میں دیکھا ہے۔ ایک مرتبہ جب آپ صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے خود سوال کیا کہ اپنی صورت دکھائیں اور دوسری مرتبہ سدرۃ المنتہی پر۔ (الحبائک فی اخبار الملائک، ص 21) جبریل کو ان کی اصلی حالت میں دیکھنا حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے خصائص میں سے ہے۔

بخاری شریف میں ہے قال: حدثنا ابن مسعود أنه رأى جبريل، له ستمائة جناح

ترجمہ: زر بن حبیش نے فرمایا: ہمیں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے بیان فرمایا: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے جبرائیل امین علیہ السلام کو دیکھا، ان کے چھ سو (600) پر تھے۔ (صحیح البخاری، ج 4، ص 115، حدیث: 3232)

مسند احمد کی حدیث پاک میں حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے، فرمایا: رأى رسول الله صلى الله عليه و سلم جبريل في صورته، و له ست مئة جناح، كل جناح منها قد سد الأفق

ترجمہ: نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ والہ وسلم نے جبریل علیہ السلام کو ان کی صورت میں دیکھا۔ ان کے چھ سو (600) پر تھے۔ ان میں سے ہر پر نے افق کو بھر دیا تھا۔ (مسند احمد، ج 6، ص 294، رقم الحدیث 3748)

مختلف روایات کا خلاصہ ہے کہ جبریل کا قد نہ بہت بلند ہے نہ بہت چھوٹا۔انھیں سفید رنگ کا لباس پہنایا گیا ہے جو جواہر و یواقیت (یاقوت کی جمع) سے مُرَصَّع ہے۔جبریل علیہ السلام کے چہرے کا رنگ برف کی طرح سفید ہے۔ان کے اگلے دانت روشن اور سفید ہیں۔ان کے گلے میں خوبصورت موتیوں کا ہار ہے۔اور ان کے سرخ یاقوت کے بازوؤں کے درمیان پانچ سو سال کی مسافت کے برابر فاصلہ ہے۔ان کی گردن بڑی خوبصورت اور لمبی ہے۔ان کے قدم سبز مائل اور پنڈلیاں زرد ہیں۔حضرت جبریل علیہ السلام کے پر جن سے وہ پرواز کرتے ہیں زعفران سے بنے ہوئے ہیں۔جن کی تعداد ستّر ہزار ہے۔یہ پر سر سے لے کر قدموں تک ہیں۔ہر ہر پر پر چاند اور ستارے ہیں۔اور ان کی آنکھوں کے مابین سورج ہے۔اللہ تعالی نے جبریل کو میکائیل کے پانچ سو برس بعد پیدا کیا۔روایتوں میں آتا ہے جبریل ہر روز جنت کی نہروں میں نہاتا ہے اور اپنے بدن کو جھاڑتا ہے اور پھر اللہ تعالی اس کے ہر قطرے سے ایک ایک فرشتہ پیدا فرماتا ہے پھر وہ فرشتے بیت المعمور کا طواف کرتے ہیں۔(فرشتے ہی فرشتے : ص238)

نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے جبرائیل کو نیچے اترتے ہوئے دیکھا تو اس نے آسمان و زمین کے دونوں کناروں کو اپنے جسم سے پُر کر رکھا تھا۔اس پر سندس کا لباس تھا اور اس پر لؤلؤ و یاقوت کا جڑاؤ تھا۔(الحبائک فی اخبار الملائک، ص20، حدیث42)

حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا مَا بَيْنَ مَنْكِبَيْ جِبْرِيْلَ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ لِلطَّائِرِ السَّرِيْعِ الطَّيَرَانِ یعنی حضرت جبریل کے دونوں کندھوں کے درمیان ایک تیز رفتار پرندے کی 500 سال کی مَسافت جتنا فاصلہ ہے (الحبائک فی اخبار الملائک، ص21)

حضور صلی اللّٰہ علیہ وسلم جب سدرہ سے آگے بڑھے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جبریل علیہ السلام سے فرمایا: اے جبریل! رب کی طرف کوئی حاجت ہو تو بتاؤ۔جبرائیل علیہ السلام نے عرض کیا "اے آقا محمد مصطفیٰ صلی اللّٰہ علیہ وسلم آپ اللہ تعالیٰ سے میرے لئے یہ سوال کریں کہ قیامت کے دن آپ کی امت جب پل صراط سے گزرے تو میں ان کے قدموں کے نیچے اپنے پر بچھادوں تاکہ وہ آسانی سے گزر جائیں۔(روح البیان، ج5، ص221)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہافرماتی ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ایک دفعہ جبریل امین سے فرمایا: میں تمہیں اصلی صورت میں دیکھنا چاہتا ہوں۔ عرض کی: واقعی آپ چاہتے ہیں؟آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہاں ۔عرض کی:آپ کا اور میرا رات کے وقت بقیع الغرقد میں وعدہ ہو گیا۔جبریل علیہ السلام وعدے کے مطابق حاضر ہوئے۔انھوں نے اپنے پروں میں سے ایک پر کھولاتو اس ایک پر نے آسمان کے تمام کناروں کو پر کر دیا۔ یہاں تک کہ آسمان میں کوئی شے نظر نہیں آتی تھی۔ (الحبائک فی اخبار الملائک، ص20، حدیث43)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ بن عبد المطّلب نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کی: مجھے جبریل کی اصلی صورت دکھایئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم انھیں نہ دیکھ سکو گے۔عرض کی حضور صلی اللہ علیہ وسلم ضرور دکھایئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمامایا: بیٹھ جایئے۔پھر جبریل کعبہ شریف کی ایک لکڑی پر بیٹھ گئے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حمزہ! اوپر آنکھ اٹھا کر دیکھیے وہ جبریل بیٹھا ہے۔ حضرت حمزہ نے آنکھ اٹھائی تو ان کے قدموں کو دیکھا کہ وہ سبز زبرجد (یعنی سبز رنگ کے قیمتی پتھر یا اس سے بنے ہوئے موتیوں)کے ہیں۔اس کے بعد وہ بیہوش ہو کر گر پڑے۔(الحبائک فی اخبار الملائک، ص22، حدیث52)

حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: میں دیکھتا ہوں کہ جبریل کعبہ معظّمہ کے پردوں سے لٹکے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں: اے واجد! اے ماجد! مجھے جو نعمت بخشی ہے وہ مجھ سے واپس نہ لینا۔(الحبائک فی اخبار الملائک، ص25، حدیث65)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام ہر روز سحر کے وقت نور کی نہر سے جو عرش کے دائیں طرف ہے غسل کرتے ہیں توان کا نور پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے۔یعنی جب وہ غسل کرتے ہیں روزانہ ان کا نور پہلے سے زیادہ ہو جاتا ہے اور ایسا ہی ان کا حسن وجمال بھی دو بالا ہو جاتا ہے۔اور ان کی عظمت بھی زیادہ ہو جاتی ہے پھر وہ اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں تو ان کے ایک ایک پر سے ستر، ستر ہزار قطرے جھڑتے ہیں پھر اللہ تعالیٰ ایک ایک قطرے سے ستر ستر ہزار

فرشتے پیدا کرتا ہے۔ ان میں سے ہر روز ستر ہزار فرشتے بیت المعمور میں اور ستر ہزار فرشتے بیت اللہ میں داخل ہوتے ہیں ۔(تفسیر کبیر ،ج19، ص236)

مزاجوں کا مختلف ہونا ایک فطری امر ہے۔ اللہ تعالی نے انسانوں کو مختلف مزاجوں پر پیدا فرمایا ہے۔ مثلاً کسی کے مزاج میں سختی ہے تو کسی کا نرم ہے۔ کسی کو مل جل کر رہنا پسند ہے تو کسی کو تنہائی پسند۔ اللہ تعالی نے جبرائیل علیہ السلام کو بھی مزاج بخشا ہے۔ جبرائیل علیہ السلام کے مزاج میں اللہ نے کونسی خصلت رکھی ہے؟ ان مزاج کس قسم کا ہے؟ آیئے سنتے ہیں: حضرت اُم المومنین اُم سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آسمان میں دو فرشتے ہیں ان میں سے ایک سختی کا معاملہ کرتا ہے دوسرا نرمی کا، اور دونوں حق پر ہیں۔ وہ ہیں جبرائیل و میکائیل۔ دو نبی ہیں ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا، اور وہ دونوں حق پر ہیں۔ اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابراہیم و نوح علیہما السلام کا ذکر فرمایا اور فرمایا: میرے دو دوست ہیں۔ ایک نرمی کا حکم دیتا ہے اور دوسرا سختی کا، اور وہ دونوں حق پر ہیں۔ اور وہ ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما ہیں۔ (مجمع الزوائد، ج9، ص18، حدیث 14345) حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے جبرائیل علیہ السلام کا مزاج سخت رکھا ہے۔ جبرائیل کے مزاج میں سختی اس وجہ سے بھی رکھی گئی کہ آپ قوموں پر عذاب لے کر نازل ہوتے تھے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ عذاب کا حکم ہو اور کسی کو دیکھ کر رحم آجائے۔ اس سے آپ کی طاقت و قوت کا بھی اندازہ ہوتا ہے کہ قوموں سمیت بستیوں کو تہہِ خاک کر دیا۔

اللہ سے دعا ہمارے اپنے مقرب فرشتے کی ملاقات سے مشرف فرمائے آمین

ازقلم:

احمدرضامغل

بتاریخ:

27 رجب المرجب 1447 بمطابق 16 جنوری 2026 شب ہفتہ